یہ اخبار ہدایت آثار ہر جمعہ کے دن دفتر مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

R.G.L. No 352

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR.

الحمد للہ

اہلحدیث

جلد — نمبر —

امرتسر ۲۶ - رمضان المبارک سنہ ۱۳۲۳ ہجری مطابق ۲۴ - نومبر سنہ ۱۹۰۵ء یوم جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا ✦

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا ✦

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا ✦

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	[illegible]
والیان ریاست سے	[illegible]
روسا و جاگیرداروں سے	[illegible]
عام خریداروں سے	[illegible]
چھ ماہ کیلئے	[illegible]
ممالک غیر سے	[illegible]

— پیشگی آنی چاہئے۔ نمونہ مفت ہی پرچہ ہے۔ بیرنگ خطوط واپس ہونگے۔ نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی ✦

اُجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے ✦

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونا چاہئے۔ ہر خریدار کو نمبر خریداری لکھنا ضروری ہے

مجدد دہلوی کی غلط بیانی

(از سید حسن پھلواروی عفی عنہ)

مرزا حیرت مجدد دہلوی نے پہلے تو صرف واقعہ شہادت سید الشہدا حضرت جناب سیدنا امام حسین علی جدہ وعلیہ الصلوۃ والسلام سے انکار کیا اور اسے ایک فرضی اور فرضی قصہ بتلایا تھا۔ لیکن اب آپکو جنگ جمل اور جنگ صفین سے بھی انکار ہے اور یہ تاریخی اہم واقعات بھی مرزا صاحب کے نزدیک من گھڑت اور فرضی قصے کرزن گزٹ مطبوعہ یکم اکتوبر کے صفحے کے صفحوں ان واقعات کو بطلان و انکار میں سیاہ کئے گئے ہیں اور عوام الناس اور ان کے ... کہ جو مجدد ... اور اور نہیں پہچانتے کے لئے آپ نے چند کتابوں کی عبارات بھی ... کی ہیں اور

بیان کیا ہے کہ ہم سے پہلے بھی محققین نے ان واقعات کو غلط اور بے بنیاد بتایا ہے۔ حالانکہ وہ اقوال و عبارات ایک ذی فہم کے نزدیک مرزا صاحب کے دعوی کی دلیل نہیں ہو سکتیں اور غضب تو یہ ہے کہ ان اقوال اور عبارتوں کے نقل کرنے میں بھی دیانت اور سچائی سے کام نہیں لیا گیا۔ لفظاً اور معناً تحریف کر دی ہیں اور بڑی چالاکی کی ہے۔ لیکن واضح ہو کہ ... کو ... نہ ہوئے ہزاروں جانے ایشان گیرند۔ جناب مرزا صاحب نے اپنے دعوی کے ثبوت میں کہ جمل و صفین وغیرہ کی لڑائیاں نہیں ہوئیں شرح عقائد نسفی کے عبارت نقل کی ہے کہ وتکف عن ذکر الصحابۃ الا بخیر لما ورد من الاحادیث الصحیحۃ فی مناقبھم و وجوب الکف عن الطعن فیھم الی قولہ وما وقع بینھم منازعات والمحاربات - یعنے لوگوں کو بھلائی کے صحابہ کا ذکر کرنے سے رک جانا کیونکہ ان کی فضیلتوں میں اور ان کی شان میں طعن دینے سے ضروری رک جانے میں صحیح حدیثیں وارد ہوئی ہیں اور اس قول تک کہ اور ان کے درمیان جھگڑے اور لڑائیاں واقع نہیں ہوئیں۔

یہ ہے مرزا صاحب کی عبارت جو انہوں نے کزن گزٹ مطبوعہ یکم اکتوبر میں لکھی ہو۔ اللہ اکبر! شرح عقائد نسفی کی عبارت میں مجدد دہلوی نے کیسی تحریف کی ہے۔ شرح عقائد چھاپہ مجتبائی دہلی کا صفحہ ۱۱۵ جس کا جی چاہے دیکھ لے وما وقع کی اصل عبارت یوں ہے وما وقع بینھم من المنازعات والمحاربات فلہ محامل وتاویلات ما موصولہ ہے اور مبتدا ہے جس کی خبر فلہ محامل ہے یعنے جو کچھ ان کے باہم لڑائیاں اور تنازعات واقع ہوئے ان کے محامل ہیں اور ان کی تاویلات کیجاتی ہیں۔ مرزا صاحب نے کمال ذکاوت و ذہانت کے باعث ایسی نرالی تحریف کی ہے۔ کہ اور وغیرہ کو بھی جانتا ہو اول خبر (فلہ محامل و تاویلات) کو بالکل اڑا دیا۔ پھر ما موصولہ کو ما نافیہ قرار دیا اور المنازعات اور المحاربات کے درمیان سے لا ہٹا دیا۔ اور اس طرح تغیر و تبدل کر کے عبارت کو اپنے دعوی کی مؤید بنا کر ثبوت پیش کیا ہے۔ یہ تو ایسا ہی ہوا جیسے کسی نے کہا کہ نماز پڑھنے کی ممانعت خود خدا کرتا ہے اور فرماتا ہے لا تقربوا الصلوۃ - حالانکہ خدا نے فرمایا ہے:-

لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى

لا حول ولا قوۃ الا باللہ - طلبہ ہنستے ہیں کہ کیا مرزا صاحب اتنی استعداد بھی نہیں رکھتے کہ ما موصولہ اور نافیہ میں تمیز کر سکیں اور مبتدا اور خبر کو پہچان سکیں۔

استغفر اللہ - افسوس کیا وہ شخص جس کا دعوی ہو کہ میں آسمانی حکم سے کرشمت چست باندھ لی ہے - اور میں بہت سی خدا کی ... کر گئے ہیں اور وہ شخص جس کا سینہ حضور انور کی پاک زیارت سے نور خدا کے ... کر لیا ہو اور روح القدس جس کے باہم قرین ہو - اور خدا کا ہاتھ جس کے ساتھ ... بلکہ مرکب ہو اس کا ایسی افتراپردازی و بددیانتی کا مرتکب ہونا تعجب کی بات نہیں ہے۔

جناب حیرت نے اور عبارتیں جو نقل کی ہیں وہ بھی ان کے دعوی کی دلیل نہیں ہو سکتیں جنگ جمل و جنگ صفین یا ان کے باہمی محاربات و منازعات کا کسی نے بھی انکار نہیں کیا۔ ہاں ان عبارتوں سے یہ بات معلوم ہوتی اور ان اقوال کا منشا یہ ہے کہ اس باب میں متعصبین اور دشمنان اہلبیت و جہلاء ارباب نے بہت سے واقعات اور روایات گھڑ لی ہیں۔ جو در اصل غلط ہیں اور یہ ایک واقعی اور سچی بات ہے ابن دقیق العید کا قول نقل کرنے میں بھی انہوں نے ... کی۔ وما کان صحیحا اولنا ھا وبلات حسنۃ لان الثناء علیھم من اللہ سابق - اصل عبارت تحریر سے باہر کر دیا گیا ہے۔

مرزا صاحب لوگوں کو دھوکہ اور مغالطہ دیکر اہل سنت کی عقائد کی کتاب علامہ سعد الدین تفتازانی کی شرح عقائد نسفی سے (علامہ کی عبارت میں تحریف و تبدیل کر کے) جنگ جمل و صفین کو غلط واقعہ ثابت کرنے چلے ہیں۔ لیکن انہیں یہ خیال ہی نہیں کہ یہ واقعات تو ایک طرف رہے خود واقعہ شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام کا کافی و ... ثبوت علامہ سعد الدین تفتازانی (جن کی کتاب کی عبارت آپ نے اپنے دعوی کے ثبوت و سند میں پیش کی ہے) کے قول سے نکلتا ہے جس مقام کی عبارت شرح عقائد کی آپ نے نقل کی ہے اسی جگہ چند سطروں کے بعد لعن یزید کے بارے میں علامہ مذکور اس طرح لکھتے ہیں:-

وبعضھم اطلق اللعن علیہ انہ کفر حین امر بقتل الحسین واتفقوا علی جواز اللعن علی من قتلہ او امر بہ او اجازہ و رضی بہ والحق ان رضا یزید بقتل الحسین واستبشارہ بذالک واھانتہ اھل بیت النبی مما تواتر معناہ وان کان تفاصیلہ احاداً۔

اور بقتل الحسین کا حاشیہ ملاحظہ ہو محشی صاحب لکھتے ہیں:-

قال اھل السنۃ والجماعۃ ان الحسین علیہ السلام کان الحق فی یدہ وقد قتل مظلوما

ahmadimuslim.de

فرمائیے جس کتاب کو آپ نے (مرزا صاحب) اپنے دعویٰ کی سند
میں لانا چاہا تھا۔ اسی سے آپ کی تردید اور آپ کے دعویٰ کا ابطال ہو گیا
اور جس بزرگ (علامہ سعد الدین تفتازانی) کو آپ نے اپنا موافق اور سمجھا اور بنایا
تھا۔ وہی آپ کے اوہام باطلہ کی تردید کر نیوالا اور آپکے دعویٰ کا مبطل
نکلا۔ اِنّا للہ وانا الیہ راجعون۔

وما علینا اِلّا البلاغ

اسلام اجمیر میں

(ماخوذ از وکیل)

دنیا میں آج سینکڑوں مذہب ہیں لیکن ان کے مقابلہ میں اگر اسلام کو کوئی
عظیم الشان خصوصیت حاصل ہے تو وہ صرف یہ ہے کہ توحید کی جیسی تعلیم [illegible]
اس مذہب نے دنیا کے سامنے پیش کی۔ اسکی نظیر کسی مذہب میں نہیں ملتی۔ دنیا میں جتنے
مذہب آئے سب کا اصلی مقصد صرف یہی رہا ہے کہ توحید کا سبق دنیا کو یاد کرائیں اور
اور اس آلہی مرکز سے ہٹنے نہ دیں۔ یہ سچ ہے مذہب کا حقیقی عنصر ہے لیکن چونکہ
ان کی تعلیم بالکل سطحی اور توحید کے تمام پہلوؤں پر حاوی نہ تھی اسلئے اس کا اثر
پائدار نہیں رہا۔ اور بانی مذہب کی آنکھیں جہاں بند ہوئیں۔ وہیں شرک کا ظہور
قدم قدم میں نظر آنے لگا۔ مذہب **عیسوی** کا [illegible] بانی یقیناً اُس واحد اور حقیقی
رب العالمین کی منادی کرتا رہا جسکی وحدت کا یقین دلانا اسلام کا اصلی مقصد
رہا ہے۔ لیکن ابھی یہ مذہب سو برس کی عمر تک بھی نہیں پہنچا تھا۔ کہ تثلیث اور
الوہیت مسیح کا اعتقاد مسیحی کا جزو ایمان ہو گیا اور وہ محترم اور باعظمت
جان جو در حقیقت توحید کی سچی تعلیم پر قربان ہو گئی تھی۔ کفارہ کی عجیب و غریب صورت
میں نادان عیسائیوں کو اپنا جلوہ دکھلانے لگی۔ اسلام نے دنیا میں آکر در حقیقت کوئی
نیا کام نہیں کیا۔ اور نہ وہ اس امر کا مدعی ہے اسکا بڑا کارنامہ صرف یہ ہے۔ کہ
[illegible] اس نے اسی توحید کے بھولے ہوئے سبق کو اس تکمیل اور پائداری کیساتھ دنیا
کے سامنے پیش کر دیا۔ کہ صدیوں تک اُسکا اثر زائل نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ توحید
کا تمغہ آج بھی اُسکے پیروؤں کی عام علامت ہے۔ اور اسلام اور توحید مرادف
الفاظ سمجھے جاتے ہیں۔

اسلام سے پہلے جتنے مذہب آئے۔ ان کی تعلیم **توحید فی الذات**
تک محدود تھی۔ انہوں نے صرف یہ بتلایا کہ خدا ہے اور ایک ہے پھر اس تعلیم کو تشابہات
اور تمثیلات میں اس طرح چھپا دیا۔ کہ عام نگاہیں اسکی تہ تک نہ پہنچ سکیں۔ بانی مذہب
کا سایہ جبتک قوم پر رہا۔ وہ اس مرکز پر قائم رہے۔ مگر جب انکو ذاتی تفحص اور غور و
فکر کا موقعہ ملا۔ تو ظاہر بینی اور وہم کہانیوالی طبیعتوں کی غلطیاں ظاہر ہونے لگیں۔
وہ **توحید فی الذات** پر قائم رہے۔ لیکن اپنے بزرگوں اور پیشواؤں کی اسقدر
عظمت اور غیر معمولی عزت کرنے لگے۔ کہ رفتہ رفتہ انہیں خدا سے ملا دیا۔ ان کی
تصویریں بنا کر اُن کی پرستش کرتے تھے۔ مگر یہ سمجھتے تھے۔ کہ یہ اُن کی عزت
اور تعظیم ہے ان کے کمالات اور احسان کے لئے انکو خدا کا مقرب قرار دیتے تھے
اور اسلئے خدا اور مخلوق میں انہیں ایک ذریعہ سمجھتے تھے جن کے بغیر دنیا کا کوئی
کام نہیں ہو سکتا۔ انکو خوش کرنے کیلئے اُن کی پرستش کرتے تھے نذریں چڑھاتے
تھے۔ کیونکہ ان کے خیال میں خدا کی رضامندی انکی رضامندی پر موقوف تھی
بانی مذہب کو اپنا ہادی اور نجات دہندہ سمجھکر اس امر کا مستحق جانتے تھے کہ خدا کیساتھ
اس کا بھی غیر معمولی احترام کیا جاوے۔ اور جو تعلیم وہ اُسکے بتلائے ہوئے خدا کی
کرتے ہیں اس میں خدا کے بتلانیوالے کو بھی شریک کیا جاوے۔ باوجود ان تمام باتوں
کے وہ خود کو موحد سمجھتے تھے۔ اور **توحید فی الذات** پر قائم تھے کیونکہ اُن کو
صرف اس امر کا یقین دلایا گیا تھا کہ خدا ایک ہے۔ اسکی ممانعت نہیں کیگئی تھی کہ
جو افعال و خیالات اُسکے لئے مخصوص ہیں یا ان میں کسی کو شریک نہ کیا جاوے۔ یہ
خیالات بڑھتے بڑھتے ایک زمانہ میں اسقدر محیط ہو جاتے ہیں۔ کہ وہ بالآخر نام توحید بھی مفقود ہو جاتی
اور مذہب کا مفہوم صرف یہی خیالات رہ جاتے۔

اسلام کا جب ظہور ہوا۔ تو اُس نے پہلی نگاہ اس غلطی پر ڈالی۔ اُس نے توحید فی الذات
کے ساتھ ہی توحید فی الصفات کی بھی تعلیم دی اور ہمیشہ کیلئے اس غلط فہمی کا دروازہ
بند کر دیا۔ اُس نے بتلایا کہ توحید کا مفہوم صرف اتنا ہی نہیں ہے کہ زبان سے خدا
کی وحدت کا اقرار کر لیا جاوے۔ بلکہ جو صفات کہ اُسکے لئے مخصوص ہیں یا جن افعال کا
وہ حقیقی مستحق ہے۔ اُن میں اوروں کو بھی شریک نہ کیا جاوے۔ نبی صرف خدا کا
پہنچانیوالا ایک بندہ ہے۔ جو دنیا میں آکر دنیا کی غلطیوں کو دور کرتا ہے خدا کے آگے
وہ بھی ویسا ہی ایک عاجز بندہ ہے۔ جیسے اور انسان ہیں۔ اُس نے یہ مکمل
تعلیم نہایت صفائی اور سادگی کیساتھ پیش کر دی اور بار بار اتنی مرتبہ اس سبق کو
دہرایا۔ کہ اس آلہی دار العلوم کے ہر متعلم کے دل پر توحید کا نقش نقش کالحجر ہو گیا۔

ahmadimuslim.de

حقیقت یہ ہے۔ کہ فطرت انسانی کی طاقت سے یہ بات بالکل باہر ہے کہ وہ کسی ان دیکھی اور انسانی صفات سے منزہ ذات کا تصور اپنے ذہن میں پیدا کرسکے وہ جب کسی چیز کا تصور اپنے ذہن میں پیدا کرتا ہے تو اسکے خال وخط کو اسی طرح آراستہ کرتا ہے جس طرح اسکے خال وخط آئینہ میں نظر آتے ہیں۔ اسلام سے پہلے جتنے روحانی پیشوا آئے۔ انہوں نے کوشش کی۔ کہ عام انسانی ذہن ایک ایسی ہستی کا وجود تسلیم کرلیں جو انسانی صفات سے بالکل منزہ ہے۔ مگر چونکہ اُن کی تعلیم سطحی نامکمل اور وقتی جذبات سے بھری ہوئی تھی اسلئے اسکا اثر پائیدار نہیں رہا۔ تھوڑے ہی زمانہ میں اقتضائے فطرت کا ظہور ہوا۔ اور ایک ایسی ہستی کو ملن کردینے سے پیرائیوں میں شرک اور بت پرستی شروع ہوگئی اسلام نے سب سے پہلا اسکا علاج کیا۔ خدا کی ذات و صفات کو نہایت صاف اور سادہ پیرایہ میں باسانی ذہن نشین کیا۔ اور اچھی طرح سمجھا دیا۔ کہ خدا کو ایک مان کر اسکی صفات میں انسانوں کو شریک کرنا خدا کو ایک ماننا نہیں ہے۔ بلکہ شرک اور قطعی شرک ہے پیشوایان مذہبی اور اولیاء کی بے انتہا وقعت کیجاتی تھی۔ اور انہیں خدا سے ملادیتے تھے اسلئے فرمایا کہ:۔ اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا من دون الله

بڑی غلطی یہ تھی کہ غلو اور نبی کے بالکل دو مختلف درجوں کو اس طرح ملادیتے تھے۔ کہ امتیاز اٹھ جاتا تھا۔ اسی غلطی میں مسیح کے پیرو تباہ ہوگئے اس لئے اس غلطی کی ہمیشہ کیلئے روک تھام کردیا کہ قل لا املك لنفسي نفعا ولا ضرا الا ما شاء الله بار بار ذہن نشین کیا۔ کہ انما انا بشر مثلكم میں بھی تمہاری ہی طرح ایک بندہ ہوں اس تعلیم کا یہ اثر تھا۔ کہ تمام صحابہ خالص توحید کے رنگ میں رنگے گئے تھے۔

فاروق اعظم رض نے جب ایک ایسے درخت کی طرف لوگوں کو زیارت کیلئے دوڑتے دیکھا۔ جسکے سایہ میں بیٹھ کر **آنحضرت** (صلی اللہ علیہ وسلم) نے بیعت لی تھی تو فوراً حکم دیا۔ کہ جڑ سے کاٹ کر پھینکدیا جاوے۔ ورنہ اسکی بھی پرستش شروع ہو جائے گی۔

غرض کہ اسلام کی بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس نے **توحید فی الصفات** کی تعلیم دیکر توحید کو درجہ تکمیل تک پہنچا دیا۔ اور مذاہب سابقہ میں جتنی خرابیاں پیدا ہوئیں اور توحید کو چھوڑ کر شرک کی طرف زیادہ متوجہ ہوگئے اسکی اصل وجہ یہ تھی ہے۔ کہ **توحید فی الصفات** کی مکمل تعلیم [illegible] ان مذاہب کی [illegible] تھی لیکن آج جسقدر افسوس کیا جاوے کم ہے کہ وہ **خصوصیت** [illegible] اسلام [illegible] عمر مسلمانوں سے مفقود ہوتی جاتی ہے جس **شرک فی الصفات** نے [illegible] کو تباہ کیا جس ناجائز عظمت اور وقعت نے دنیا کے اور مذہبوں کو شرک بنا دیا

وہی خرابی زیادہ وسیع پیمانہ میں اب مسلمانوں میں پھیل رہی ہے اور کوئی اُن پر توجہ نہیں کرتا۔ توحید کا مفہوم مسلمانوں نے صرف یہ سمجھ لیا ہے کہ زبان سے خدا کی وحدت کا اقرار کرلیا جاوے۔ اور قبلہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھ لی جاوے اور ان دو مرحلوں کے طے ہوجانے کے بعد مُردوں کی پرستش زندوں کی عبادت۔ قبروں کیلئے شد رحال اور اسی قسم کی جتنی باتیں ہیں۔ ہزار مرتبہ کیجائیں مگر نہ انکا اقرار توحید پر کچھ اثر پڑتا ہے اور نہ ایمان میں کچھ فرق آتا ہے۔

بڑی مشکل یہ ہے کہ یہ حالت صرف عوام کی نہیں ہے جنکے سمجھانے کی کوشش کیجاوے۔ سینکڑوں عالم ان تمام باتوں کی تائید میں کتابیں تصنیف کرچکے ہیں قرآن و حدیث سے ثبوت بہم پہنچا چکے ہیں اور ان مشرکانہ خیالات کی عجیب عجیب تاویلیں کی ہیں خود ان پرستش گاہوں میں شریک ہوتے ہیں۔ قبروں کا طواف کرتے ہیں۔ وہاں کی خاک کو خاک شفا بتلاتے ہیں اور خود بیمار ہوجاتے ہیں۔ تو اسے کھاتے ہیں۔ ان پڑھے لکھے جاہلوں کو کیونکر سمجھایا جاوے؟

آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے زیارت قبور کی بالکل ممانعت کردی تھی لیکن پھر اجازت دیدی۔ ہمارے علماء اس اجازت پر اپنے حاشیے چڑھاتے ہیں اور اس سے **استفاضہ عن القبور** اور شد رحال کی اجازت کا استدلال کرتے ہیں مگر یہ بالکل القول بما لا یرضی بہ قائلہ ہے حدیث کے الفاظ صاف بتلاتے ہیں کہ ابتداء میں ممانعت صرف اس خوف پر مبنی تھی۔ کہ ذرا سا سہارا پاکر کہیں قبروں کی پرستش شروع نہ ہوجاوے لیکن جب اسلام کی تعلیم نے اچھی طرح لوگوں کے دلوں میں گھر کرلیا اور یہ احتیاط ضروری نہ رہی۔ تو پھر زیارت کی اجازت دیدی گئی۔ مگر ساتھ ہی اسکی وجہ بھی بتلادی۔ کہ انها تذكركم الموت۔ کہ قبروں کا دیکھنا تمہیں موت یاد دلائیگا[1]

اس حدیث نے اس امر کا قطعی فیصلہ کردیا ہے کہ قبروں کی زیارت اگر جائز ہوسکتی ہے تو صرف اسی صورت میں جبکہ عبرت کی غرض سے زیارت کیجاوے اور نہ اور تمام صورتیں ناجائز ہیں۔ لیکن حیرت ہے کہ ان مشرکانہ افعال کی تائید میں یہ حدیث پیش کیجاتی ہے اور اس علت میں غور نہیں کیا جاتا۔ جو اجازت کے ساتھ **آنحضرت** (صلی اللہ علیہ وسلم) نے بیان کردی تھی۔

اس حدیث کے علاوہ اور بھی چند حدیثیں پیش کیجاتی ہیں جن میں ایک **حضرت فاطمہ** رض کے متعلق ہے۔ کہ وہ **حضرت عباس** رض کی قبر کی زیارت

[1] کنت نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها لانها تذكركم الموت

گو آنحضرت کے وقت تک قبر پرستی شروع نہیں ہوئی تھی مگر اس حدیث کو اور اس قسم کی تمام حدیثوں کو صحیح تسلیم کر لینے کے بعد سمجھ میں نہیں آتا کہ قبر پرستی پر کیا اثر پڑ سکتا ہو۔ ثبوت تو اس امر کا چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یا صحابہ نے انہیں اغراض سے قبور کی زیارت کی۔ جن اغراض سے آجکل اجمیر یا۔ قبر علی کا سفر کیا جاتا ہے۔

عیسائیوں کو جس چیز نے تباہ کیا وہ صرف نبی اور اولیا کی حد اعتدال سے بڑھی ہوئی عظمت اور وقعت ہے۔ اسلام نے اسی بے اعتدالی کا علاج کیا اور نبی کی حقیقت اور ماہیت اچھی طرح بتلا دی۔ مگر آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے متعلق جو بیہودہ اور مشرکانہ باتیں اس جماعت میں مشہور ہیں انکو ایک طرف رکھکر اگر دوسری طرف الوہیت مسیح کا مسئلہ رکھا جاوے تو ہم ایسے ظاہر بینوں کو وہ بالکل فرق نہیں معلوم ہو سکتا۔ جہاں ان دونوں مسئلوں میں شاید باقی رہ گیا ہو میم احمد کا لطیفہ تو مولود خوانوں اور واعظوں کی زبانوں پر چڑھا ہی ہوا ہو مگر حیرت یہ ہے کہ ہمارے یہاں کے مشہور صوفی مفسر بھی اس بے اعتدالی سے نہیں بچے۔ روح البیان کا مشہور مصنف جب آنحضرت کی عبدیت کو ایک اضافی چیز اور ایک باطن بتا کر تسلیم کر لے تو ان جاہل اور نالائق مولود خوانوں کے وظیفہ پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے؟

(ان البشرية نبينا عليه الصلوة والسلام علمها واضافية فظاهره وعبد وباطنه حق۔ روح البیان جلد چہارم تفسیر سورہ فتح)

اس قبر پرستی کو خوشنما بنانے کے لئے ایک عجیب و غریب تھیوری تصنیف کر کے اسلام کے سر تھوپی گئی ہے جو عیسائیوں کے تصنیف کردہ مسئلہ کفارہ سے بھی کہیں زیادہ دلچسپ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ بزرگ اور ولی اللہ خدا کے باعظمت دربار میں ہم گناہگاروں کا ایک وسیلہ ہیں جنکے بغیر نہ تو ہماری آواز وہاں تک پہنچ سکتی ہے اور نہ ہمارے گناہ معاف ہو سکتے ہیں۔ ہم ہزار نمازیں پڑھیں روزے رکھیں۔ حج ادا کریں مگر جب تک ان کی چوکھٹ پر جبہ سائی نہ کیجاوے اور ان کی قبروں کا طواف کر کے انہیں خوش نہ کیا جائے۔ نہ نماز کا پڑھنا کام آ سکتا ہے نہ روزے کا رکھنا باعث نجات ہو سکتا ہے برخلاف اسکے عمر بھر عیاشی اور سیہ کاری کا شغل رہے نہ کبھی مسجد کی صورت دیکھی ہو۔ اور نہ کبھی بھولے سے ایکدن کا روزہ رکھا ہو مگر جہاں یا شیخ عبد القادر الجیلانی شیئاً للہ کا وظیفہ شروع کیا۔ اور اجمیر شریف پہنچکر قبر مبارک کو بوسہ دیدیا۔ وہیں تمام گناہ جھڑ گئے اور تمام سیہ کاریوں سے اسطرح پاک ہو گئے کہ من لا ذنب لہ

اسلام ان تمام بیہودہ خیالات سے پاک ہے۔ اسکی سچی تعلیم یہ ہے کہ:-

اذا سئلک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان

خدا کے بے نیاز دربار میں نہ کسی کی سفارش کی ضرورت ہے۔ نہ کسی وسیلہ کی۔ وہ ہر گنہگار اور سیہ کار کی مغفرت کے لئے اور اسکی دعا کے سننے کیلئے ہر وقت تیار ہے۔ نہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کی سفارش سے وہ کسی کی دعا سنتا ہے نہ حضرت معین الدین اجمیری کی خوشامد سے۔ سچے دل اور بے لاگ توبہ کی ضرورت ہے جو نہ اجمیر کے سفر سے حاصل ہو سکتی ہو اور نہ اور قبروں کی پرستش سے بلکہ اسکا ایک اور ہی ذریعہ ہے۔ جو ان خاک کے تودوں میں نہیں مل سکتا۔ اگر اسے تلاش کرنا ہے تو اس زندہ ادمی کی طرف توجہ کرو جسکا یہ سچا دعویٰ ہے کہ ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین

ایک مثل مشہور ہے کہ زندہ ہاتھی کی قیمت ایک لاکھ تو مردہ ہاتھی کی قیمت دو لاکھ یہی حال اس مردہ پرست قوم کا ہے زندہ درویشوں اور ولیوں کو کوئی پوچھتا بھی نہیں لیکن جہاں روح قفس عنصری سے نکلی اور وہ مردہ جسم مرجع خلائق بنگیا۔ بھلا کوئی ان قبر پرستوں سے پوچھے کہ بت پرست ہندو اور مسیح پرست عیسائی کو تم کیوں کافر سمجھتے ہو؟ اگر توحید کا مطلب یہی ہے جو تمہارا قابل عمل نمونہ ہیں بتا رہا ہے۔ تو ان بیچاروں نے کیا قصور کیا ہے؟ اگر وہ بتوں کی پرستش کرتے ہیں تو تم قبروں کے آگے سجدہ کرتے ہو۔ اگر وہ بتوں کے آگے اپنی مرادیں لیجاتے ہیں۔ تو تم قبروں سے اپنی مرادیں مانگتے ہو۔ اگر تم ان قبر والوں کو یا ان میں سونے والوں کو خدا نہیں سمجھتے۔ تو وہ بھی ان بتوں کو حقیقی خدا نہیں سمجھتے۔ پھر تم میں اور ان میں فرق کیا ہے؟ اگر کچھ فرق ہے تو صرف اتنا ہے کہ وہ بھی ایک انسانی صورت کی پرستش کرتے ہیں اور تم صرف مٹی کے ڈھیر کی پرستش کرتے ہو۔ کیا اسکے اور بھی کچھ فرق ہے؟ عیسائیوں نے اگر مسیح کو خدا سمجھ لیا۔ تو کیا برا کیا۔ جبکہ صورت احدی کو صرف میم کے پردہ نے صورت احمدی بنا دیا ہے؟ اگر وہ مسیح کے خون کو تمام عیسائیوں کے گناہ کا کفارہ سمجھتے ہیں تو کیا برا سمجھتے ہیں جبکہ ایک ایک ولی ہزاروں گنہگاروں کو اپنی سفارش سے جنت میں لیجا سکتا ہے اور جبکہ بغیر ان کی سفارش کے کسیکا گناہ معاف ہی نہیں ہو سکتا۔ خدا کیلئے بتاؤ کہ تم میں اور ان میں کیا فرق ہے؟ کیا صرف اتنا ہی فرق ہے۔ کہ انہوں نے دنیا بھر کے گناہ کا بوجھ صرف مسیح کی گردن پر لاد دیا ہے اور تم نے بہت سے ولیوں میں تقسیم کر دیا ہے بھلا اور بھی کچھ فرق ہے؟

افسوس ہے کہ تم نے کبھی نہیں بتلایا [illegible] سو اور بڑا مجرم

ahmadimuslim.de

تمہارا قرآن تمہارا مجموعہ احادیث تمہارے انہیں بزرگوں کے اقوال جنکی تم پرستش کرتے ہو۔ ان تمام باتوں سے خالی ہیں۔ سچ سچ بتلاؤ تم نے یہ باتیں کہاں سے لی ہیں؟ کیا ہندوؤں سے لی ہیں؟ کیا رومن کیتھولک عیسائیوں سے لی ہیں؟ اگر خود تمہارا اسلام ان تمام باتوں کا مجوز ہے۔ تو اس اسلام سے آریہ اور پراٹسٹنٹ عیسائی اچھے ہیں۔ یہ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ جب خود تم اس شرک اور انسان پرستی میں ڈوبے ہوئے ہو۔ تو اور قوموں پر کیوں اعتراض کرتے ہو؟

کیسے غیر گربت کی اچھا [illegible] + کہ اکب میں مانے کرشمہ۔ تو کافر مگر سومنوں پر کشادہ ہیں [illegible] پرستش کریں شوق سے جسکی چاہیں

اجمیر میں چار دن ٹھیرا۔ اور وہ حیرت انگیز حالات دیکھے جنکی تفصیل ذکر کیلئے سینکڑوں صفحے کافی نہیں۔ عیاش اور زناکار آدمی کیلئے حقیقت یہ ہے کہ اس سے بہتر اور کوئی جگہ نہیں۔ ہندوستان کی وہ گراں قیمت رنڈیاں جنکی رونمائی کے لئے سینکڑوں روپے کافی نہوں۔ انکا دیدار یہاں مفت میں حاصل ہو سکتا ہے اور نہایت آسانی سے تمام معاملات طے پا سکتے ہیں ہمارے دوست **الفرقان** کو اگرچہ انکی دل فریب صورتوں میں بھی عقیدت اور معرفت کا جلوہ نظر آتا ہے۔ مگر ہماری نگاہیں اسقدر باریک بیں نہیں ہیں۔ ہم تو یہی جانتے ہیں۔ کہ اجمیر شریف حسن جہاں سوز کی ایک منظیر منڈی ہے۔ جو شخص حسن کا خریدار ہو۔ وہ وہاں کی سیر ضرور کرے جنکی آنکھیں سرمۂ معرفت سے مزین ہیں وہ اس عقیدت اور صفائی طبیعت کا خود ہی اندازہ کر لینگے *

اس قبر پرستی کے سلسلہ میں عجیب عجیب رسمیں ایجاد کیگئی ہیں جنکے ماخذ کی مجھے سخت تلاش ہے **اجمیر** میں عرس کے سات دن قرار دئے گئے ہیں۔ ان میں سے ہر دن ایک خاص رسم کیساتھ تعلق رکھتا ہے مثلاً چھٹے یا ساتویں دن قبر کو گلاب سے غسل دیتے ہیں۔ اور پھر وہ گلاب تمام مجاوروں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اور وہ اسمیں اور پانی ملاکر اپنے مہمان زائروں یا حاجیوں کے پاس فروخت کرڈالتے ہیں۔ یہ پانی آب زمزم سے بھی خاصیت میں بڑھا ہوا ہے جس قسم کی بیماری ہو۔ یا کیسے ہی سخت آسیب ہو۔ اسکا ایک قطرہ مریضوں کو پلا دینا ہمیشہ کیلئے کافی ہے۔ افسوس ہے کہ طب یونانی کے **زبدۃ الحکما** اس ابجیات سے بیخبر ہیں۔ ورنہ ہمیشہ کے لئے دواؤں کی [illegible] سے آزاد ہو جاتے۔ ایک شیشی گلاب کی **اجمیر** سے منگوا کر عطر کے پانی میں ملادی جاتی۔ اور پھر چھوٹی بڑی شیشیوں میں بھر کر شربت آبحیات کی منادی سے ہندوستان بھر گونج اٹھے *

صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کیلئے

یہاں نکتہ سے مراد رسالہ عبدالواسع کے نکتے نہیں ہیں بلکہ میم احمد کا نکتہ قبر پرستی کا نکتہ۔ رنڈیوں کے مزارات پر تشریف لانے کا نکتہ اور اسی قسم کے اور دلچسپ نکتے۔ جن کی ہم ایسے وہابیوں کو پوری خبر نہیں *

ابوالکلام آزاد دہلوی۔ لکھنؤ

ختنہ

(از جناب ڈاکٹر [illegible] صاحب جگادھری ضلع انبالہ)

میں آج اس شرح کو یاد دلاتا ہوں کہ جو ایک ڈاکٹر صاحب[1] کیطرف سے ختنہ کے بارہ میں چھپی تھی واضح ہو کہ خداوند کریم نے خلقت میں کوئی ایسی چیز بے فائدہ نہیں بنائی ہے۔ کہ جسکی بناوٹ میں انسان کو ترمیم و تنسیخ کرنے کی ضرورت پڑے دل و دماغ۔ انتڑی۔ جگر۔ گردہ۔ وغیرہ وغیرہ جیسے کہ یہ سب اعضائے رئیسہ ہیں۔ ویسے عضو تناسل بھی ایک عضو رئیسہ ہے چونکہ سب کی بناوٹ مکمل ہے اسلئے آلۂ تناسل کی بناوٹ بھی مکمل ہے ہاں بعض بیمار ایسے دیکھنے میں آئے ہیں کہ جنکے حشفہ کا اوپر کا پردہ اگر ایام طفلی میں نہ کھلنے لگے۔ تو ایام جوانی میں ان کو اس پردہ کے نہ کھلنے سے ازحد تکلیف ہوتی ہے[2] زیادہ بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے اس لحاظ سے ہم یہ رائے نہیں دے سکتے کہ اس پردہ کو کاٹ ڈالنا چاہئے۔ لیکن یہ رائے قائم ہو سکتی ہے کہ ایام طفلی میں اسکو کھولتے رہنا چاہئے جیسے کہ خداوند کریم نے آنکھ کے اوپر کا پردہ آنکھ کی حفاظت کے لئے بنایا ہوا ہے ایسے حشفہ ایک نہایت ہی نرم جگہ ہے پس اس کی حفاظت کے لئے بھی بالضرور پردہ ہونا چاہئے تھا[3]۔ اگر معترض کہے کہ ختنہ کرانے سے اہل اسلام کو کچھ نقصان کیوں نہیں ہوتا ہمارا جواب ہے کہ اگر ایک انسان کی انگلی کاٹ دی جائے اور پھر وہ مندمل ہو جائے۔ پھر جب اس میں

[1] ہمارے مکرم بابو [illegible] صاحب امرتسری جنہوں نے ختنہ کا کرانا ضروری لکھا تھا

[illegible] کہ بچہ ہونے کے بعد دایہ اوسکا آنول نال (Cord) پھر کیوں کاٹتی ہے ناخن بال وغیرہ کیوں کٹوالتے ہیں (ایڈیٹر)

[2] [illegible] سے تو انسان معدوم ہو جاتا ہے (ایڈیٹر)

[3] آنکھ تو ہر وقت ہوا میں ننگی رہتی ہے اسلئے پردہ کی حاجت ہے مگر وہ تو ایسا نہیں (ایڈیٹر)

× یہ تعزیہ

کارخانہ عطر

اگر آپکو عمدہ عطریات کے مشہور قدیم کارخانہ نسیم سے منگوائے ہو جائے گی۔

مختصر فہرست

نام عطر	قیمت فی تولہ
گلاب	[illegible]
کیوڑہ	[illegible]
سوتیا	[illegible]
حنا	[illegible]
چنبیلی	[illegible]

نفقہ ارزاں

المشتہر مینیجر

نسیم

درد یا زخم نہ رہے۔ تو کیا انسان کی صحت میں فرق پڑ جائیگا؟ ہرگز نہیں۔ ہاں یہ ضرور ہوگا۔ کہ ایک قدرتی چیز قطع ہو جائے گی۔ لیکن اگر یہ سوال اُٹھایا جائے کہ ختنہ کرانا مذہباً گناہ یا ثواب میں داخل ہے تو ہم ضرور کہینگے کہ نہ تو کوئی گناہ ہے نہ ثواب ہے۔ یہ مسئلہ علم طب سے تعلق رکھتا ہے۔ مذہبی اصول سے تعلق نہیں رکھتا۔ ہاں فروعات سے ہے لیس علم طب میں تو کسی حکیم یا ڈاکٹر یا وید نے اس مسئلہ کی تصدیق نہیں کی ہے۔ مذہبی فروعات کو جو لوگ ضروری سمجھتے ہیں۔ وہ کس طرح منع ہو سکتے ہیں؟

اڈیٹر الحکم کی دیانت داری

(از مولوی محمد نعمت اللہ خان صاحب شاہجہانپوری)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

معزز ناظرین! اڈیٹر الحکم نے بریلی اور شاہجہانپور کے خلاف صحیح حالات چھاپ کر اپنی جماعت کو جوش دلانا اور ہمدردی کا ناحق حاصل کرنا چاہا ہے چنانچہ الحکم مورخہ ۲۴ اگست سنہ ۱۹۱۰ء میں لکھتا ہے:۔

اسی طرح پر اب شاہجہانپور کے غریب احمدی جماعت کو دکھ دینے کے منصوبے کئے جاتے ہیں۔ اور انکو اشتعال دلانے کیلئے گندے اشتہار جاری کئے جاتے ہیں۔ مگر وہ بیچارے صبر کرتے ہیں۔ اور اللہ کے حضور ہی اپنی اس تکلیف پر فریاد کرتے ہیں۔

آگے چلکر لکھتا ہے:۔

میری رائے میں بریلی اور شاہجہانپور کے احمدیوں کو مناسب طریق سے مقامی حکام کو اپنی تکالیف سے مطلع کرنا چاہئے۔

ناظرین! ہم اصل واقعہ آپ کے سامنے پیش کر کے انصاف چاہتے ہیں۔ کہ اڈیٹر الحکم سچا ہے یا ہم۔ گندے اشتہار ہم نے شائع کئے یا مرزائیان شاہجہانپور نے۔ اور بانی اسکا کون ہوا؟ ہمکو بریلی کے حالات سے واقفیت نہیں نہ ہم وہاں کے ذمہ دار ہاں شاہجہانپور کے حالات ہم سے سنئے اپریل سنہ ۱۹۰۶ء میں ایک اشتہار الانذار مرزائیوں کے طرف سے تمام ضلع شاہجہانپور میں تقسیم ہوا جسکا مضمون یہ تھا کہ ایک عظیم الشان زلزلہ آنیوالا ہے۔ جو زلزلہ حال سے بڑھا چڑھا ہوگا۔ اور اس میں منشا یہ ظاہر کیا گیا

تھا۔ کہ مرزا کادیانی کو مسیح موعود مان لو۔ یہ سب کچھ اسی وجہ سے ہے کہ لوگ ایک مامور من اللہ (رسول اللہ) کی تکذیب کرتے ہیں۔ مرزائیوں نے اسی پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ لوگوں کو جا بجا بہکانا اور گمراہ کرنا شروع کر دیا اور بعض سادہ لوح بے علم بہکا بھی کہا گئے اس اشتہار سے شہر میں ہلچل پڑ گئی اور لوگ پریشان ہونے لگے۔ عوام کے عقائد بگڑنے کا اندیشہ ہوا۔ تو ہمنے حضرت اقدس جناب ابو المعظم سید محمد اعظم شاہ صاحب مفتی شاہجہانپور کے حکم سے علمائے ہندوستان کا فتویٰ مرتب کر کے تمام ضلع میں شائع کر دیا جسکا مضمون یہ تھا۔ کہ مرزا صاحب اور انکے معتقد اسلام سے خارج ہیں۔ اُن سے اسلامی طریق پر میل جول رکھنا ناجائز ہے۔ انکے عقائد ملحدانہ ہیں۔ اُن کی کسی بات کا اعتبار نہیں اور مرزا کادیانی کے عقائد بھی اوسکی تصانیف سے بحوالہ صفحہ و کتاب لکھے ہوئے تھے مثلاً حضرت عیسے علیہ السلام و امام حسین علیہ السلام کی وہ توہین کرتا ہے ختم نبوت من کل الوجوہ کا منکر ہے۔ معراج کا منکر ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مردہ زندہ کرنے کو مسمریزم خیال کرتا ہے رسالت اور نبوت اور نزول وحی کا دعویٰ ہے اور یہ فتویٰ شائع اس غرض سے کیا گیا تھا۔ کہ عوام مرزائیوں سے علیحدہ رہیں تاکہ عقائد ملحدانہ کے اثر سے محفوظ رہیں۔ اور نیز راہ و رسم میل جول سے کسی قسم کا فتنہ بپا نہ ہو۔ کیونکہ مرزائیوں کی عادت ہے کہ بزرگان دین کی شان میں توہین آمیز اور گستاخانہ کلمات بک دیتے ہیں جیسا کہ اُن کی تحریرات سے ظاہر ہے) اور ظاہر ہے کہ عوام اوسکا جواب کس طرح دینا جانتے ہیں۔ لہٰذا مناسب یہی معلوم ہوا (اور شریعت کا بھی یہی حکم ہے) کہ تمام اہل اسلام کو ان سے علیحدہ کر دیا جائے تاکہ امن میں کسی قسم کا خلل نہ ہو۔ مگر مرزائی فساد پر ایسے آمادہ ہیں کہ اس اشتہار پر اشتہار دینا شروع کر دیا۔ کہ ہمکو الگ کیوں کیا؟ ہمارا کیا قصور تھا۔ قطع نظر علمی بحث کے ہم کہتے ہیں کہ شر و فساد سے مطلب کیا ہم تمکو اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ اور اپنے یہاں موت شادی میں شامل نہیں کرتے۔ زبردستی کس بات پر اور فضول شادی غمی اور بار بار اشتہار بازی کیا مطلب؟ ناظرین ذرا ملاحظہ فرماویں۔ کہ جب مرزائیوں کو کسی طرح کامیابی نہ ہوئی۔ تو جون سنہ ۱۹۱۰ء میں ایک اشتہار اظہار الحق ملا شائع کیا جسمیں ہمارے بزرگان امت کا کفرنامہ لکھا گیا اور تمام مسلمانوں کو ہمیشہ کی گندے اور ناپاک الفاظ سے یاد کیا۔ اور پھر اسی ماہ میں دو اشتہار الحق علا و ملا اور شائع کئے جس میں ایک تحریر ایک عالم سیر فریب اور دغا دیکھی تھی وہ چھاپ دی اور لکھ دیا کہ الہامی تھی کہ مرزائیوں کے بالکل فنا

ڈاکٹر ارجن داس صاحب ایل-ایم-ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر ... کافی نہیں ہو (ایڈیٹر)

فرحت افزا النسیم
کارخانہ فرحت افزا قنوج

ahmadimuslim

مگر اسکا مطلب بگاڑ گیا اور تیسری تحریر ایک غیر معروف شخص کی چھاپکر اپنی غرض کے موافق ذاتیات پر حملے شروع کردیئے ہمنے بھی مجبور ہوکر اسی ماہ جون میں ایک چھوٹا سا اعلان اونہیں بزرگوار سے جنکو دہوکا دیا گیا تہا۔ لکھا کر شائع کردیا۔ اور کل مکاریاں مرزائیوں کی ظاہر کردیں اور نیز اسی ماہ جون میں ایک اشتہار فتنہ المسیح بھی ہمنے شائع کیا جسمیں دوسرے بزرگوار کی تحریر درج ہے اُس سے معلوم ہوتا ہے مرزائیوں نے اُن بزرگوار کے منشاء کے خلاف اوسکا مطلب لکھا تہا اور مرزا کادیانی کے عقائد کفریہ بحوالہ کتب از صفحہ بھی درج کئے ہیں۔ اور اُن کے غلط ثابت کرنے پر [illegible] روپیہ کا انعام بھی رکہا ہے جو کہ جمع ہیں۔ اور مناظرہ کا نوٹس بھی اُس میں دیا ہے۔ کہ بحث ہوکر فیصلہ ہوجاوے۔ ہمنے اُس نوٹس میں یہ ظاہر کردیا ہے کہ ایک غیر مذہب کا آدمی مقرر ہو۔ وہ جسکے حق میں فیصلہ کردے۔ وہی غالب اور فریق مغلوب غالب کا مذہب فوراً قبول کرلے۔ ورنہ مناظرہ کا خرچ جو پہلے عقائد کفریہ کا جواب دیکر انعام حاصل کیا۔ اور نہ مناظرہ کا اب تک جواب دیا۔ ہاں ایک اشتہار الحق مسمّٰی بجواب اعلان شائع کردیا۔ اور اوسمیں تمام مفتیان شاہجہانپور کو خصوصاً حضرت اقدس جناب مولانا محمد اعظم شاہ صاحب مفتی شاہجہانپور کو دل کھول کر برا بھلا کہا ہے ہمکو تو پہلے ہی سے معلوم ہے۔ کہ مرزائی بجز تبرے بازی کے کوئی علمی جواب دینگے اور نہ مناظرہ منظور کرینگے۔ کریں کیسے جب حقانیت اور علمیت بھی ہو۔ اونکا دل خود اُن کی تکذیب کرتا ہے سو سنت تو اُن کے پیر صاحب کی ہے کہ دہلی سے دُم دبا کر بہاگ کر کادیاں دم لیا۔ جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل کادیاں تشریف لیگئے۔ اور یہانتک کہا کہ مرزا ۳ گھنٹہ کامل تقریر کریں۔ اور وہ صرف ۱۰ منٹ مگر یہ بھی منظور نہ کیا۔ پہر مرید اُنکے سنت مرزائی کے خلاف کیونکر کریں۔ مگر ایڈیٹر الحکم کو لازم نہ تہا۔ کہ خلاف واقعہ مضمون درج اخبار کرکے اپنی جماعت کو خوش کرنا شروع کردیتا۔ کیا وہ اپنے سوا کسیکو پڑہا لکھا نہیں سمجھتا یا اسکو خبر نہیں کہ ہندوستان میں اور اخبار بھی ہیں۔ اوسکو اس امر کی خبر نہ تہی۔ کہ اوسکی قلعی کھل جاویگی ناظرین اگر آپ کسیکو یقین نہو۔ تو آدہ آنہ کا ٹکٹ بھیجکر ہمسے فریقین کے اشتہار منگا کر خود انصاف کرلیں۔ یا ہمکو بیرنگ پیکٹ کی اجازت دیدیں اور صرف یہی نہیں کہ خود ہی دیکھکر اطمینان کرلیں بلکہ اخبار میں اپنی رائے منصفانہ ظاہر کرکے ہمکو ممنون کریں ہمنے کل اشتہارات آجتک مفت تقسیم کئے ہیں۔ [illegible] ارادہ ہے کہ اس دجالی فتنہ کے انسداد کے لئے چہوٹے چہوٹے ٹریکٹ برابر مفت تقسیم ہوں۔ مگر یہ کام ایک شخص نہیں کرسکتا۔

اور اب ہم ایڈیٹر الحکم کی دیانت داری ظاہر کرتے ہیں ہمنے فریقین کے اشتہارات ایک معتبر مرزائی کے پاس کادیاں بہیج دئیے تھے اور پہنچنے کے بعد خط بھی آیا تہا۔ جو کہ موجود ہے مگر پرائیویٹ خطوط کا نام شائع کرنا تہذیب اور دیانت کے خلاف ہے۔ ورنہ ہم ظاہر کردیتے۔ جبکہ کادیاں اشتہار پہنچ گئے۔ تو ایڈیٹر الحکم نے ضرور دیکھے ہونگے۔ اگر نہیں دیکھے تو رائے کس امر پر اور کیونکر دیتا ہے۔ اور جب اُس نے اشتہار دیکھکر رائے دی تو ہم بجز اسکے کہ لعنت اللہ علی الکاذبین تو ہیں اور کیا کہہ سکتے ہیں۔ ایڈیٹر مذکور کی سادگی تو دیکھیو کہ اپنی طرح گورنمنٹ عالیہ کو بھی سادہ لوح سمجھتا ہے۔ یا آزادی کے قانون سے ناواقف محض یا ناواقفی سے جو لکہتا ہے کہ مقامی حکام سے اطلاع کرنا چاہئے۔ اوسکو اتنی بھی خبر نہیں۔ کہ مذہبی خیالات مہذبانہ طریقہ سے بذریعہ اشتہار یا اخبار کے شائع کرنا جرم نہیں اور اگر ہے تو تمام دنیا کے لیڈر اور واعظ مجرم ہیں اور سب سے اول اُسکا پیر علیہ ما علیہ۔ تعجب تو اس امر کا ہے کہ اُس نے ایسی محدود قابلیت پر اللہ جسکے فرائض [illegible] پر ظاہر ہیں۔ اپنے ہاتھ میں کیوں لئے ہیں۔ اُس نے مقامی حکام یا گورنمنٹ کو ایسا بیخبر سمجھ رکہا ہے کہ ضلع شاہجہانپور اور دور دور اکثر شہر وطن ہیں ۷-۸ اشتہار تقسیم ہوں اور حکام کو خبر نہو۔ الحمد للہ گورنمنٹ عالیہ اتنی بڑی سلطنت کا انتظام ایڈیٹر مذکور کے بہروسہ پر کر رہی ہے۔ کہ حضرت انہی پرچہ میں خبر دیں تو ہو ورنہ وہ بیخبر رہیے۔ مگر ہم ایڈیٹر صاحب کی منشاء اچہی طرح سمجھ گئے غالباً غرض یہ ہے کہ کوئی مرزائی اپنا سر پہوڑ کر یا اور کوئی حرکت کرکے جہوٹے دعوی پر علماء اسلام کو پہانس لیں مگر یہ اس خیال خام سے ہاتھ دہو لے ایسا نہو۔ کہ اولٹی گلے آپ ہی پڑجائیں۔ کیونکہ بے قصور پہانسنا مذاق نہیں ہے۔ مگر فی الحقیقت ایڈیٹر صاحب کا یہی منشاء معلوم ہے جو کہ ہمنے اپنے قیاس سے ظاہر کیا۔ تو اُس نے لکہنے کی ناحق تکلیف گوارا کی اوسکے گرو گہنٹال مرزائی کادیانی کی کہوپڑی مبارک ایک الماری کے تختہ سے زخمی ہوگئی ہے۔ اونکو بیرنگ شاہجہانپور بھیجکر جو کہ اوسپر والا ہوتا۔ دعویٰ کرادیا ہوتا تاکہ ہزار دو ہزار اینٹھ جاتے۔ مگر یہ کام اہل علم کا نہیں۔ البتہ اوباش ایسا کیا کرتے ہیں۔ غالباً ایڈیٹر صاحب کا ایسا خیال ناقص نہ ہوگا۔ اب ہم اخیر میں مرزا کادیانی سے اور اسکے سر پہوٹنے پر ہمدردی ظاہر کرتے ہیں۔ سکا اس عمر میں غریب پر خدائی غضب نازل ہوگا۔ جو کہ مولانا رشید احمد صاحب [illegible]

ahmadimuslim.de

کی نسبت مرزا کادیانی کی کھوپڑی میں خیالات توہین آمیز بھرے ہوئے تھے اسیطرح اللہ تعالےٰ نے اپنا غضب اوسپر نازل کرکے کھوپڑی پہاڑ دی۔ مگر جب کبھی وہ باز نہ آیا۔ اور ایک مضمون اسی اخبار میں ایک اور نشان ظاہر ہوا کی سرخی سے لکھ ہی مارا۔ اور اس میں مولانا رشید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مرنے پر خوشی ظاہر کرکے ظاہر کیا۔ کہ مولانا صاحب کو ۱۳ روز قبل سانپ نے کاٹا تھا۔ اُسی سے آپکا انتقال ہوا۔ ساون کی اخبار میں طرح طرح کی تعریف ہوئی تھی۔ مگر وہ امن تھا۔ کیونکہ موعود اور خدا کے مرسل کو اُس نے باوجود زمانہ پانے کے نہیں پہچانا اور محروم رہ گیا۔ اور نہ خود ہی گمراہ گیا بلکہ بہت سے اوسکی وجہ سے حجاب میں پڑ رہے امید کہ اوسکی موت سے اور لوگ عبرت حاصل کرکے خدا کے راستباز اور مرسل کو پہچان لیں۔ اس لغو اور بیہودہ دعوی پر دو بیچ اور پوچ دلیلیں لکھی ہیں اول یہ کہ مرزا کو الہام ہوا تھا تخرج الصدور الی القبور یعنے جو لوگ بڑے بڑے سند نشین اور اکابر قرار دیئے جاتے ہیں وہ قبروں کی طرف نکالے جائینگے۔ کیا مطلب کہ بڑے بڑے بزرگ اور صاحب وجاہت جو بنے ہوئے ہیں وہ عنقریب مرنے والے ہیں چنانچہ مولانا سید نذیر حسین اس پیشگوئی کا مصداق ہوا۔ اسیطرح رشید احمد صاحب بھی اسکے مصداق ٹھیرے۔ دلیل دوم مولوی رشید احمد صاحب کی موت ایک اور پہلو سے بھی نشان عظیم ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ انجام آتھم میں جو لوگ مباہلہ کیلئے بلایا گیا تھا۔ اونمیں سے مولوی رشید احمد صاحب بھی ایک تھے۔ اور اس مباہلہ کا نتیجہ بمندرجہ ذیل پہلے قرار دیئے تھے۔ کہ کوئی اندھا ہو جائے اور کسی کو مجنوں۔ اور کسیکو مفلوج اور کسیکو مصروع اور کسی کو سانپ یا سگ کا شکار بناوے الی آخرہ۔ دعوی کی نسبت عرض یہ ہے کہ اسیطرح دوسرا کہہ سکتا ہے۔ کہ افسوس ہے مرزا کادیانی پر کہ وہ اپنی جہالت سے مولانا صاحب کی شان کو نہ پہچانا۔ اور محروم رہا اور نہ خود ہی گمراہ ہوا۔ بلکہ ہزارہا جاہلوں کو گمراہ کر گیا۔ امید ہے کہ لوگ اسکے سر پھوٹنے سے عبرت حاصل کریں۔ ان کی بابت علمائے اسلام کے پہلے ہی سے تحریریں اور الہام تھے کہ یہ ذلیل وخوار ہوگا لینے لڑکے کی بجائے دختر ہوئی۔ پھر لڑکا مرا۔ مقدمہ میں ذلیل ہوا۔ اب مولانا صاحب کی شان میں بے ادبی کی۔ تو سر پھوٹ گیا۔ وغیر ذالک۔۔ اب دلیل اول کا حال ملاحظہ ہو۔ کہ یہ خدا کا کلام ہرگز نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ بالکل بے معنی ہے۔ ایسا غیر فصیح کلام ایک ادنیٰ عربی دان بھی نہیں لکھ سکتا چہ جائیکہ خدا کا کلام ہو۔ اگر جملہ تخرج الصدور الی القبور میں الیٰ انتہائی غایت کیلئے ہے۔ تو معنے یہ ہونگے کہ نکالے جائیں گے بڑے لوگ قبروں کی طرف اور اس سے موت کیا ثابت ہوئی۔ ان قبروں کی طرف جانا نکلا۔ اور اگر الی کے تحت میں مفہوم قبور داخل کیا جاوے یا الیٰ بمعنی فی یعنے ظرف کہا جاوے۔ تو تخرج صحیح نہ ہوگا۔ آخر اسکا مطلب کیا ہوا کہ بڑے لوگ قبروں میں خارج ہونگے۔ ہاں بجائے تخرج کے تدخل ہو۔ تو صحیح ہو جائیگا۔ اُسوقت میں یہ معنے ہونگے۔ کہ بڑے لوگ قبروں میں داخل ہونگے۔ ایسی حالت میں تخرج اور الی دونوں خارج کرکے اس طرح لکھا جائے۔ تدخل الصدور القبور۔ تو البتہ درست ہو جاوے دراصل میں ایک چھوٹے سے جملہ میں دو جگہ اصلاح دینا ایک فضول امر ہے۔ معنے ایسے کرنے چاہئیں۔ کہ الہام کے الفاظ میں کبھی اصلاح ہو۔ اور مطابقت بھی ہو جاوے۔ تو اسکے معنے جیسے سنئے الی بمعنی من کر لئے جائیں۔ تو معنے یہ ہونگے۔ کہ بڑے بڑے لوگ قبروں سے نکلینگے۔ یعنے دنیا جو تنگ و تار مثل قبر کے ہے اُس سے بڑے لوگ نکل کر یعنے مر کر حیات ابدی پائینگے۔ اس معنے سے مولانا سید نذیر حسین صاحب و مولانا رشید احمد صاحب رحمہم اللہ دونوں بزرگواروں کا مرنا صحیح ہے۔ مرزا بقول خود اپنا الہام سمجھنے میں قاصر ہے اُس سے اجتہادی غلطیاں بہت ہوتی ہیں۔ کیوں کادیانی صاحب الہام آپکا سمجھنے درست کیا۔ شاگردی میں بٹھالی داخل کرو۔ تو نیئے نکات بیسیوں بتا دیں قطع نظر اعتراض بالا کے غیر فصیح ہونا کوئی باطل نہیں کرسکتا مجکو مرزا کی حالت پر بار بار افسوس آتا ہے کہ اسکو کسیطرح شیطان نے کیسا گمراہ کر رکھا ہے اور مریدوں پر بھی حیرت ہے کہ وہ ایسی لغو باتیں بھی بے سوچے تسلیم کر لیتے ہیں کیا انمیں کوئی بھی پڑھا لکھا موجود نہیں آخر خیال تو فرمائیے کیا بات ہے۔ کہ بڑے لوگ مرینگے۔ کیا دنیا میں بیہودہ ظہور لوگ نہیں مرتے کیا یہ بات اگر کوئی لال بیگی بھی کہدے۔ تو کیا اسکی یہ بات ہر منسٹ پر پوری نہ ہوگی اسمیں عجیب بات کونسی ہے مرزا کو خیال نہیں رہا ہم بتاتے ہیں وہ اپنا الہام خاں بہادر جناب [illegible] شاہجہانپوری کے مرنے پر [illegible] تو کیا ہوتا۔ کہ اگر مرزا ہی باعث تصدیق و تکذیب۔ تو کادیانی پیغام اہلحدیث والحکم وغیرہ دیکھکر شکر کرو کہ اسکی کتنی موت طاعون (جسمیں اسکا دعوی تھا کہ میرا کوئی مرید نہیں مریگا) اور غیر طاعون [illegible] ابھی حال میں ایڈیٹر البدر مرزا کا خاص چیلا طاعون میں مرا ہے

ahmadimuslim.de

فتویٰ

س نمبر ۹: - بعد انتقال کے اولیاء اللہ بالخصوص رسول اللہ صلعم خواب میں نظر آتے ہیں۔ تو ان کی روح مع جسم کے یا صرف روح دکھلائی دیتی ہے جواب بموجب حدیث و قرآن۔ (فیاض الدین از دہلی)

ج نمبر ۹: - اس کی کیفیت مفصل قرآن و حدیث میں میری نظر سے نہیں گزری صرف اتنا دیکھا ہے کہ حضور نے فرمایا ہے جو شخص مجھکو خواب میں دیکھے وہ سمجھے کہ واقعی مجھے ہی دیکھا ہے کیونکہ شیطان میری شکل نہیں بن سکتا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عام بزرگان کی شبیہ اور تمثال نظر آتی ہے وہ خود نہیں واللہ اعلم۔

س نمبر ۱۰: - اگر زندہ شخص خواب میں معلوم ہوتے ہیں اور اُنسے گفتگو اندر خواب کے ہوتی ہے۔ تو کیا راز ہے؟ جواب بموجب قرآن و حدیث۔ (سائل ایضاً)

ج نمبر ۱۰: - جواب مذکور ایضاً

س نمبر ۱۱: - ایک شخص کی بیوی کا انتقال ہوا جسکے تین لڑکے ایک دختر ہیں۔ متوفیہ کا روپیہ وغیرہ خاوند کی ملکیت ہے۔ یا بچوں کا بھی حصہ ہے اگر حصہ ہے۔ تو خاوند بچوں کا حصہ کسقدر۔ جواب بموجب قرآن و حدیث (ایضاً)

ج نمبر ۱۱: - اٹھائیس حصے کرکے بتفصیل ذیل تقسیم ہونگے۔

۲۸ میت

زوج	لڑکے ۳	لڑکی
۷	۱۸ - فی لڑکا ۶	۳

س نمبر ۱۲: - مثلاً نماز ظہر کی جماعت کے بعد ایک شخص آیا اور اسکے ساتھ بموجب حدیث شریف بغرض ثواب پہنچانے جماعت کے شریک ہوا۔ تو اس صورت میں وہ شخص (جو شریک جماعت ہوا) اپنی دو سنتیں مجرا کر سکتا ہے یا نہیں جواب بموجب قرآن و حدیث ہو (ایضاً)

ج نمبر ۱۲: - نہیں کر سکتا۔ کیونکہ جو نماز اُس نے مع امام کے پڑھی ہے وہ نفل ہے سنتوں کی جماعت نہیں ہوتی۔

س نمبر ۱۳: - مثلاً نماز مغرب کی جماعت کی ایک رکعت ہو چکی۔ اسی اثنا میں چند آدمی آکر شریک جماعت ہوئے۔ مسبوق نمازیوں میں سے ایک شخص آئندہ کے لئے امام بن سکتا ہے یا نہیں۔ جواب قرآن و حدیث سے ہو۔ (ایضاً)

ج نمبر ۱۳: - مسبوق کی امامت کی بابت گزشتہ اخبار میں ہو چکا ہے کہ قیاساً جائز ہے۔

س نمبر ۱۴: - نماز میں کسی شخص کا وضو ٹوٹ جاوے تو دوبارہ وضو کرکے از سر نو نماز پڑھے یا جہاں سے وضو ٹوٹا۔ اسی موقع سے نماز کی بناء قائم کرے۔ جواب حدیث سے ہو۔ (ایضاً)

ج نمبر ۱۴: - اس میں اختلاف ہے کہ نماز پڑھی ہوئی پر بنا کر سکتا ہے یا نہیں حنفیہ کہتے ہیں کر سکتا ہے دیگر علماء کہتے ہیں نہیں ایک حدیث بنا کرنے کی بھی آئی ہے مگر ضعیف ہے سر نو پڑھنے کی قوی ہے۔ سر نو نماز کا پڑھنا حنفیہ کے نزدیک بھی اولیٰ اور بہتر ہے پس ایسا ہی کرے کہ اختلاف سے نکل جاوے۔ اگر کوئی شخص پہلی نماز ہی پر بنا کر لے تو بھی چونکہ مسئلہ اختلافی ہے کسی حرام کا مرتکب نہ ہوگا۔

س نمبر ۱۵: - کوئی شخص اپنی بیوی کو بخوشی دو صد یا کم و بیش کا زیور بنا دے عرصہ دراز میں بوجہ کسی تکلیف یا اپنی خوشی سے دوسرا نکاح خاوند نے کر لیا جدید بیوی کو سابق (بیوی) سے نصفا نصفی زیور تقسیم کرکے دینا چاہتا ہے سابقہ بیوی زیور دینے سے انکاری ہے اور کہتی ہے ملکیت میری کا زیور ہو گیا جبکہ خوشی سے مجھکو دیا۔ تو آیا خاوند کی ملکیت کا زیور ہے یا سابقہ بیوی کا حق خاوند کو زیور لینے کا ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۵: - اگر زیور بہ نیت زینت دیا ہے اور ہبہ نہیں کیا۔ تو خاوند کا ہے اور اگر بہ نیت ہبہ دیا ہے۔ تو عورت کا ہے اسکی تحقیق خود ان کی نیت اور رواج سے ہو سکتی ہے۔

س نمبر ۱۶: - ایک شخص اپنی بیوی کو طلاق دینی چاہتا ہے جو کچھ زیور بیوی کو پہنا دیا گیا ہے۔ اسکا روپیہ مہر علی میں خاوند مجرا کر سکتا ہے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۶: - اگر مہر صرف نقدی روپیہ ٹھہرا تھا۔ تو مجرا کر سکتا ہے اور اگر نقد روپیہ کیساتھ کچھ زیور بھی مقرر ہوا تھا۔ اور وہ زیور یہی ہے تو پھر اس سے الگ ہوگا (گو عرف شرع میں سب مہر ہی ہے) تو نہیں کر سکتا۔ (ہمارے ہاں یہ دستور ہے کہ نکاح کیوقت لڑکی کی طرف سے لکھوایا جاتا ہے۔ کہ مثلاً مبلغ چار سو مہر دو سو کا زیور۔ ایک سو کے کپڑے۔ بعض قوموں میں ایسا نہیں کرتے بلکہ صرف اتنا ہوتا ہے۔ کہ بعوض مہر دو سو نکاح کر دیا۔ زیور الگ نہیں کہا جاتا) سو اگر صورت اول ہے۔ تو زیور بھی چونکہ خاوند کے ذمے ہے اسلئے مہر میں مجرا نہ ہوگا۔ اگر صورت ثانی ہے۔ تو مجرا ہو جائیگا۔ (باقی آئندہ)

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

شاہزادہ و شہزادی ویلز ۲۳ - نومبر کو ۲۸ تک بیکانیر رہینگے - ۲۸ نومبر سے یکم دسمبر تک لاہور - ۲ سے ۴ دسمبر تک پشاور - ۵ سے ۸ تک راولپنڈی ۹ دسمبر سے ۱۰ تک جموں ۱۱ دسمبر امرتسر - ۱۳ سے ۱۵ دہلی - ۱۶ سے ۱۹ آگرہ - ۲۰ سے ۲۵ گوالیار - ۲۶ سے ۲۸ لکھنؤ - ۲۹ دسمبر سے ۶ جنوری تک کلکتہ ۷ و ۸ جنوری دارجیلنگ ۹ - کلکتہ - ۱۰ سے ۱۲ تک جہاز پر ۱۳ سے ۱۵ تک رنگون ۱۶ سے ۱۸ تک منڈلے ۱۹ - ۲۰ سیر دریا - ۲۱ جنوری رنگون ۲۲ و ۲۳ جہاز پر ۲۴ سے ۲۸ مدراس ۲۹ جنوری سے ۴ فروری تک میسور - ۵ سے ۸ تک بنگلور - ۸ سے ۱۵ تک نظام حیدرآباد - ۱۶ فروری ریل میں سفر - ۱۷ فروری اور ۱۸ و ۱۹ بنارس ۲۰ فروری سے ۴ مارچ تک نیپال ۵ مارچ علیگڈھ ۶ و ۷ و ۸ مارچ شملہ - ۱۰ اپریل تک پشاور ۱۲ سے ۱۴ کوئٹہ - ۱۵ سے ۱۸ کراچی - ۱۹ مارچ کو کراچی سے انگلینڈ کو روانگی ۔

لڑکانہ علاقہ سندھ میں جہاں آریوں نے بہت نام کے مسلمانوں کو آریہ بنایا تہا علماء اسلام کی کوشش سے ۵۹۹ تک نو مسلموں کی تعداد پہنچ چکی ہے اور ہنوز سلسلہ جاری ہے - الّٰلہم زد

انجمن اسلامیہ ہردوئی کی پیشی ہے ۱۶ - اکتوبر سے ۱۲ نومبر تک ۹ کس مرد و عورت مسلمان ہوئے - خدا باقی انجمنوں کو ترقی دے آمین ۔

یورپ کی سلطنتوں نے متفقہ نوٹس سلطان المعظم کو دیا ہے کہ یا تو صوبہ مقدونیہ کا مالی انتظام ہمارے سپرد کرو یا جنگ (خدا شر سے بچائے خیر کرے و باللہ) واہ رے یورپ تیرے انصاف کے کیا کہنے ہیں ۔

بجکلاہ شاہ ایران نے ملک میں انوار علم پھیلانے کیلئے ملک فرانس سے چہار عالم مختلف قسم کی تعلیم دینے کے واسطے بلوائے ہیں انہیں سے دو علم طب اور تشریح اعضاء کی تعلیم دینگے - اور دو شخص ملکی محکموں میں اور دو باقی فوجی محکمہ میں مامور ہونگے - ان لوگوں سے تین سال کی ملازمت کا اقرار لے لیا گیا ہے - (خدا کی شان مسلمان اب کوئی ایسا نہیں ملسکتا)

تفلس علاقہ روس کے مسلمانوں نے قفقاز کے گورنر جنرل سے ایک اخلاقی مجلس قائم کرنیکی اجازت مانگی جسکے مقاصد و اغراض سے حاکم کو واقف کیا گیا تہا گورنر نے غور کرنے کے بعد اجازت دینے کا وعدہ کیا ہے - اس انجمن کا منشاء یہ ہے کہ جسکے ذریعہ لوگ جمع ہو کر مسلمانوں کی فلاح کی تجویزیں سوچیں (جیسے ندوۃ العلماء کا دعوی تہا)

حاجی سلیمان بک مشہور روسی مالدار جیسا ان نے شہر سرائی میں بلاد قوم میں ایک مدرسہ خاص اپنے خرچ سے قائم کیا ہے اتنا دیا ہے لائق رکھے ہیں ایک سو دس طالب علم اسوقت درج رجسٹر ہیں انکے علاوہ انہوں نے اس نیک مجلس کو جو اشاعت علوم دینیات کی تعلیم وغیرہ کا کام کرنے کیلئے قائم ہو گی - پندرہ سو روبل جیب خاص سے اور چالیس ہزار روبل اپنے دیگر عزیزوں کیطرف سے عطا کرنے کا وعدہ کیا ہے - (غنیمت ہے)

لاہور کے سبزی فروشوں نے ایکا کر کے کام بند کر دیا - وجہ یہ کہ پہلے میونسپلٹی بعد بکری کے ارمن محصول لیتی تہی اب فروخت سے پہلے لینے لگی (دیکھیں سہارنپور کے لقر قصابوں کا سا ایکا نہ ہو)

حضور نظام کی قلمرو میں عیسائیوں کے بڑے دن کی طرح عید کی تعطیل آٹھ روز تک دیجایا کرینگی (دیکہیں نہ ہو جسکی لاٹھی اوسکی بہینس)

گورنمنٹ نظام (حیدرآباد دکن) دو طالبعلموں کو وظیفہ دیکر انجینرنگ کالج پونا میں بہیجنے والی ہے

ریلوے کانفرنس آئندہ میں دو باتوں پر خاص بحث ہوگی ایک زنانہ کمپارٹمنٹ میں مقرر ہونے پر دوسری عورتوں کے امن و حفاظت کے متعلق (بہت مناسب)

اشاعت اسلامیہ کالج لاہور کے خرچ کا تخمینہ ایک لاکھ ۶۵ ہزار روپیہ ہے اسکے علاوہ ایک مسجد بھی بنائی جائیگی - کمیٹی نے سب سے بہتر نقشہ پیش کرنیوالے کیلئے پانسو روپیہ انعام تجویز کیا ہے

شیخ غلام محی الدین صاحب صوفی نے امیر صاحب کابل سے درخواست کی ہے کہ آزاد کے مرنے کے بعد بھی پچاس روپیہ ماہوار کا وظیفہ انجمن حمایت اسلام کی جماعت حفظ قرآن کے نام جاری رہنے کی منظوری دیجاوے -

آسام میں حضور پرنس آف ویلز کے استقبال کی تیاریوں کے لئے بقیہ چندہ فراہم کرنے کا جلسہ ہوا - صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر خود چندہ لکھتے جاتے تھے تین ہزار سے زیادہ چندہ لکھا گیا - سب رقموں کو ملا کر ۳۰ ہزار کی رقم پوری ہو جانا کچھ بات نہیں لیکن ظاہر زبانوں پر یہ ہے کہ بادشاہ ہمارے دورے میں سب رعایا مال ... جاتی

ahmadimuslim.de

دی ملسیبٹ ٹرنکس ورکس شہر سیالکوٹ

معززین ملک! آجکل آپکو بہت سی سٹیل بکس ٹرنک ہر جگہ ملسکتے ہیں جو اپنی ظاہری چمک دمک رنگ وروغن کے لحاظ سے نگاہوں کو گرویدہ کرلیتی ہیں مگر استعمال میں آتی ہیں تو چند روز میں اُن کے جوہر کھل جاتے ہیں افسوس کہ آجکل لکڑی کے ٹکڑے لگا ایسا اندھا دھند طریق نکلا ہے جو غور کرکے دیکھیں تو معلوم ہوجاتا ہے۔ کہ ہرگز ہرگز پائداری اور قیام نہیں ہے اور بجائے فائدہ کے سراسر نقصان ہے

ہمنے عرصہ سے یہ کام شروع کیا ہوا ہے اور ہمارے کام میں یہ بات خصوصیت کیساتھ پائی جاتی ہے کہ خریدار کو کبھی شکایت کا موقعہ نہیں ملتا۔ کیوں! ہم خود اپنے ہاتھ سے کام کرتے اور نہایت عمدہ رنگ وروغن کرتے ہیں اور ہمیشہ ہی عمدہ مال منگا کر باہر بھیجواتے ہیں۔ اس طرح سے خریداروں کو بہت نقصان ہوتا ہے۔ اسی دقت کو دور کرنے کیلئے قیمت میں رعایت کردی ہے اور جنسیے ہمارا معاملہ ہے۔ وہ اسبات کے شاہد ہیں کہ یہ صرف یہی بات کا اظہار ہے۔

غیر معمولی رعائیت:۔ ہمنے قیمت میں بھی نسبتاً تخفیف کردی ہے یعنے بجائے ۳ کے فی انچ ۲ کردی ہے یہ اسلئے کہ ہم خود دستکار ہیں اور ارزاں فروشی لبسیار فروشی پر ہمارا عمل ہے۔ علاوہ رعائیت کے ہمارے مال میں یہ خوبی ہے کہ نہائت مضبوط ہے امید ہے کہ معزز خریداراں ہماری محنت کی داد دینگے۔

	فی انچ							
	۳۳ انچ	۳۰ انچ	۲۸ انچ	۲۴ انچ	۲۲ انچ	۱۸ انچ	۱۶ انچ	
قیمت رعائتی	للعہ	ہے ۱۲	ہے	ہے	عہ	عہ ۴	عہ	

نوٹ:۔ ایکدرجن کے خریدار کو ایک ٹرنک مفت ملیگا تمام خط وکتابت پتہ ذیل پر ہونی چاہیئے۔

عبد العزیز اللہ رکھا اینڈ کو ٹرنک میکرس بازار کریم پورہ شہر سیالکوٹ

مجرب دوائیں

عرق ماء اللحم انگوری دو آتشہ } یہ عرق الیسی بیش قیمت ادویہ سے کشید کیا جاتا ہے جو اعلیٰ درجہ کی مقوی۔ مبہی مصفّے خون۔ مقوی ہاضمہ۔ مزیل نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف اعصاب ضعف دماغ ضعف بصر لقوہ اور رعشہ وغیرہ میں یہ عرق اعضائے رئیسہ وشریفہ کو قوت دیکر سوائے بدن اور مفرح القلوب بھی اعلیٰ درجہ کا ہے قیمت نصف بوتل (عیہ) پوری بوتل عا تین بوتل صہ تین سے زیادہ کے خریدار کو بحساب فی بوتل عیہ

طلاء } جو لوگ جوانی کی غلط کاریوں اور بے اعتدالیوں کے سبب سے اپنی کمزوری کو ست کا سامنا خیال کرتے ہیں اس بے نظیر طلاء کے استعمال سے بالکل صحیح ہو جاتے ہیں ہمراہ ہماری لائف پلز (حبوب حیات) کے استعمال سے اندرونی اعصاب کا نقص بالکل دور ہوجاتا ہے قیمت فی شیشی تین روپیہ

جواہر ہاضمہ } اگر آپکا ہاضمہ درست نہیں تو اسکی ایک ہی خوراک نوش فرماویں انشاء اللہ تعالیٰ کل امراض معدہ سے محفوظ رہینگے قیمت فی شیشی ۲ - اونس عہ

لائف پلز۔ حبوب حیات } اگر آپ کو کوئی امتحان پاس کرنا ہو یا اگر آپ چاہیں کہ روزانہ ڈیوٹی یا کثرت محنت سے درماندہ نہ ہوں اور پیری میں جوانی کا حظ اٹھاویں۔ تو ہمیشہ جیب میں رکھیں لائف پلز کا تین ہفتہ کا کورس زائل شدہ طاقت کو واپس لاتا ہے معمولی کمزوری صرف پانچ چھ دن میں دور ہوجاتی ہے نامردی ضعف باہ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصر۔ ضعف معدہ۔ جریان۔ سرعت۔ رقت۔ سیلان البول۔ تقطیر البول۔ لقوہ اور رعشہ کیواسطے درحقیقت بے بدل دوا ہے قیمت فی بکس ۴۰ گولیاں (عہ)

جوہر مصفی خون:۔ } فسادات خون۔ تر وخشک خارش۔ خنازیر۔ بھگندر پھنسی۔ پھوڑہ کو بہت جلد نابود کرتا ہے حفظ ما تقدم کے طور پر استعمال کرنے سے امراض وبائیہ سے نجات ملتی ہے شیشی خورد عہ کلاں عا

سرمہ عزیزی } اسکی ایک ایک سلائی آنکھ کی ہر ایک بیماری کے سبب سے چیپڑ۔ آشوب دھند۔ غبار۔ جالا۔ سرخی وغیرہ کو زائل کرتی ہے اسکا دائمی استعمال نظر کو آخر تک سالم رکھتا ہے قیمت فی تولہ عہ ممیرے کا خالص سرمہ فی تولہ (صہ)

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی چوک ہری سنگھ امرتسر

الارشاد [illegible]
مہتمم (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا۔